السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ آدمی سابقہ رمضان میں بیمار ہوا ہے اور ابھی تک اسی طرح بیمار ہے۔ اس بندے کے پچھلے رمضان کے روزے بھی رہتے ہیں۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ وہ ان روزوں کا کیا کرے۔ اب بھی وہ خود روزے نہیں رکھ سکتا۔ اب وہ کسی کو روزے رکھائے یا ایک ہی مرتبہ تیس آدمیوں کو کھانا کھلائے یا پھر وہ تیس آدمیوں کا کھانا پکا کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کر دے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَو عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّن أَيَّامٍ أُخَرَ --البقرة185

اور جو کوئی ہو بیمار یا اوپر سفر کے پس گنتی ہے دنوں اور سے '' اس آیت کریمہ کی رو سے مریض مرض سے صحت یابی کے دنوں میں روزے رکھے خواہ ایک رمضان کے ہوں یا زیادہ رمضانوں کے اور اگر مریض مرض سے صحت یاب نہیں ہوتا مرض میں فوت ہو جاتا ہے تو جتنے رمضانوں کے روزے وہ نہیں رکھ سکا اب اس کے اولیاء وہ روزے رکھیں صحیح بخاری میں ہے: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ» (بخاری-کتاب الصوم-باب من مات وعلیه صوم) ''جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے'' رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان اور مندرجہ بالا آیت کریمہ اپنے مفہوم و منطوق میں بالکل واضح ہیں اگر مریض بغرض اجر وثواب تطوع مساکین کو کھانا کھلانا چاہتا ہے تو بڑی خوشی سے کھلائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَن تَطَوَّعَ خَيرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ --البقرة158

اور جو کوئی نفل طور پر زیادہ نیکی کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

روزوں کے مسائل ج1ص289

محدث فتویٰ